Forgotten Principles of the Reformation

What is saving Faith?

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھادیں۔ ہم تصوروں کو ڈھادیتے ہیں۔ بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں۔ تو ہم ہر ایک دشمن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں۔ ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی نافرمانبرداری کا بدلہ لیں۔

نمبر 3۔ حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو روبنز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹینیسی 37692۔ جنوری فروری 1983

ای میل: tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ: www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون: 4237430199۔ فیکس۔ 4237432005

اصلاحات کے بھولے ہوئے اصول

جان ڈبلیو روبنز

ہر اکتوبر جب دنیا انتہائی کفر اور قرونِ وسطی کی طرح چڑیلوں، بھوتوں، جادو اور شیطانی کاموں کو پیچھے پڑی ہوئی ہوتی ہے اس وقت مسیحی سولھویں صدی کی مسیحی اصلاح کو یاد کرتے ہیں جب خداوند یسوع مسیح کی انجیل سارے یورپ پر چھا گئی اور پوری طرح خراب مسیحی دنیا کو ختم کر دیا اور لاکھوں بھٹکی ہوئی روحوں کو ہمیشہ کی زندگی عطا کی۔

سن 1517 میں اکتوبر کے آخری دن جرمنی کے یونیورسٹی پروفیسر مارٹن لوتھر نے وٹن برگ کے کیسٹل چرچ کے دروازے پر بحث کیلئے 95 مضمون شائع کیے۔ کچھ لوگوں نے لوتھر کے لاطینی مضمونوں کو لیا اور جرمن زبان میں اُن کا ترجمہ کر ڈالا۔ ان کے صفحات بنائے اور لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ لوتھر ایک مذہبی اور نصابی بحث کا ارادہ رکھتا تھا جبکہ خدا روحوں کو بچانا، اپنی بادشاہت کو پھیلانا اور دنیا کی تاریخ کو پوری طرح بدلنا چاہتا تھا۔

ایک سال سے کم عرصہ بعد، لوتھر کو پوپ کے نائب ایک اطالوی نام جیکوپو ڈی ویو ڈے گائیٹا جو اپنے آپ کو آسبرگ میں تھومس کارڈینل کیجیٹن کہتا تھا کے سامنے پیش ہونے کا بلاوا آگیا۔ ۔ گیبریل وینیٹس نے روم سے یہ حکم دیا کہ لوتھر کو زنجیروں، بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں باندھ کر بند کر دیا جائے اور فوراً روم میں بھیج دیا جائے لیکن ایلیکٹر فریڈریک اس اصول پر پہنچ میں آیا کہ جرمنیوں پر دوسرے ممالک کی عدالتوں میں مقدمے نہیں چلائے جاتے۔ آسبرگ میں کیجیٹن نے لوتھر کو اس ساری تنقیدی زیادتی پر معافی مانگنے کو کہا۔ جب لوتھر نے انکار کر دیا تو کیجیٹن غصہ سے بھر گیا۔ لیکن لوتھر دوبارہ ایلیکٹر فریڈریک کی بدولت "پاک

پیغمبری گرجا گھر'' کے غصہ سے بچ گیا۔ سن 1520 میں پوپ نے لوتھر کو ذات باہر کیا۔ 10 دسمبر 1520 کو لوتھر نے گرجا گھر کے اقتدار کی کھلی نافرمانی کرتے ہوئے کینن لاء اور پوپ کے ذات باہر کے خط کو سرِعام جلا دیا۔

پاک رومی سلطنت کے 20 سالہ بادشاہ چارلس پانچواں نے جو کہ رومی گرجا گھر کا ایک مذہبی اور وفادار بندہ تھا اب لوتھر کو چرچ اور ریاست کے مشترکہ قہر کا سامنا کرنے کیلئے وارمز کی اسمبلی کے سامنے پیش ہونے کا بلاوا بھیجا۔ اِس لئے لوتھر نے شہزادوں، شرفا، بشپوں اور ذاتی طور پر بادشاہ کی موجودگی میں اپنا مشکل ترین امتحان کا سامنا کیا۔ اکٹھے ہوئے اجتماع اور قرونِ وسطیٰ کے گرجا گھر اور ریاست کے سربراہان اس کے خلاف صف بند تھے۔ روایات، مسلک اور ایک صدی کے طریقے اس کا امتحان لینے کیلئے وہاں موجود تھے۔ اس وقت کے پوپ کے الفاظ میں ایک جنگلی سؤر خدا کے باغ میں گھومتا ہوا۔ سربراہان کے طرف سے بولنے والے نے اسرار کیا کہ لوتھر اپنی تحریریں اور مضامین واپس لے جیسے کہ کسدیوں کی گرجا گھر پر گرفت، جرمن تصور کی مسیحی شرافت سے ایک خطاب اور مسیحی آدمی کی آزادی شامل ہیں۔ تقریباً ہر کسی کی حیرت اور پوپ کے نمائندے کے غم وغصہ کے باوجود لوتھر نے کچھ دنوں کی تاخیر کیلئے پوچھا جو کہ بادشاہ نے اجازت دے دی۔

اس وقت کے علماء میں بہترین ہونے کی وجہ سے لوتھر اِس اکھاڑے، اِس سوال اور اِس جواب کی آمد کو سمجھتا تھا۔ ایک ہزار سالوں سے خدا اور حق پر رومی گرجا گھروں نے اپنی اجارہ داری نافذ رکھی کم از کم یوریشیائی حصے کے اس چھوٹے اپانگ پر جسے مغربی یورپ کہتے تھے۔ انہوں نے جُرت کے ساتھ دعویٰ کیا کہ زمین پر یہ وحی کا واحد ذخیرہ تھا۔ انجیل کا مصنف روایات سے ہٹ کر بذاتِ خود اتنا آسمانی تھا کہ پیغمبروں نے اس کے بارے میں لکھا ہی نہیں۔ جو کہ مسیحی آدمیوں کے فلسفے کا سرپرست اور زمین پر خدا کا نمائندہ تھا۔ اس مسلک کی ترقی سچ کا آشکار ہونا تھا اور اس میں غلطی نہیں ہو سکتی۔ ہزاروں سالوں سے لاکھوں لوگ اِن بڑا بننے کے دعووں پر یقین کرتے تھے۔ بادشاہ، شہزادے اور سلطنت کو چرچ دبا یا چُپ کرا دیتا تھا۔ جب لوتھر نے وارم میں اِن طاقتوں کا سامنا کیا تو وہ محض موجودہ سلطنت اور وقت کے بشپوں کا سامنا نہیں بلکہ ایک ہزار سالہ تاریخ کا سامنا کر رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اُس کا جواب اگلے ہزار سالوں تک یاد رکھا جائے۔

ہاں یا نہ کے جواب کیلئے اس پر زور ڈالا گیا لیکن لوتھر نے ایک تقریر کی جو وہ جانتا تھا کہ اسے کرنی ہے۔ پہلے اس نے تسلیم کیا کہ سوال میں پوچھی گئی کتابیں سب میری ہیں۔ اس نے اِس موضوع پر اپنی تصنیف سے انکار یا کہیں سے چوری کرنے کا دھوکہ دینے سے اجتناب برتا۔ دوسرے نمبر پر اس نے ایک اچھے ماہرِ دینیات اور ماہرِ نفسیات کی طرح اپنی کتابوں کو بہتر طور پر تقسیم کیا۔ اس نے یہ نشاندہی کی کہ اس کے کچھ تحریریں مسیحی سچائی کو ماننے والے اور مذہب کے سادہ میان ہیں حتیٰ کہ اس کے کچھ مخالفین نے تسلیم کیا کہ اِن کو پڑھنے سے تمام مسیحی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اِن تحریروں پر تنقید کرنا ایک گناہ ہو گا۔ تیسرے نمبر پر لوتھر نے دوسری تحریروں کا فرق بتایا جس میں اُس نے نوشتوں اور پوپ کے رہائشی اور اُس کے فرمانبرداروں کی زندگی پر حملہ کیا تھا۔ ان کی بے ضابطگیاں بہت مشہور تھیں اور اس لئے ان تحریروں پر تنقید بھی ایک گناہ ہوتا۔ چوتھے نمبر پر اس نے کہا کہ اس کی

کچھ تحریریں انفرادی طور پر ان پر حملہ ہیں جو اس کی دینیات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس نے تسلیم کیا کہ کبھی کبھار وہ سخت رویہ اپناتا ہے۔ اور ان تحریروں میں غلط شدت پر اس نے معذرت کی۔ اس نے تسلیم کیا وہ بھی ایک گنہگار آدمی ہے جو گناہ کر سکتا ہے لیکن اس کی نظریاتی غلطیوں کی انجیل سے وضاحت کی جائے۔ اس نے کہا:

پس یہ کہ میری تعلیم کی وجہ سے دنیا میں خطرات، مخالفتیں اور فساد برپا ہوئے۔ پچھلے دنوں مجھ یہاں کے متعلق سخت ترین کلمات میں نصیحت کی گئی تھی۔ لیکن میں نے دیکھا کہ کیا ہوا اور کیا ہو رہا ہے اور میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہ میرے لئے یہ نظارہ ایک پُرمسرت تماشا ہے کہ خدا کے کلام پر جذبات اور اختلافات اٹھ رہے ہیں۔ خدا کا کلام اِسی طرح کام کرتا ہے۔ جیسا کہ خداوند یسوع نے کہا ''میں دنیا میں صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں۔ میں ایک آدمی کو اس کے باپ کے خلاف، ایک بیٹی کو اس کی ماں کے خلاف اور ایک بہو کو اس کی ساس کے خلاف کھڑا کرنے آیا ہوں۔ اور اِس طرح ہمیں اندازہ لگانا چاہیئے کہ ہمارا خداوند اپنے پوشیدہ کاموں میں کتنا حیرت انگیز اور جلالی ہے۔

ہمیں یقین ہونا چاہیئے کہ وہ چیزیں ہم نے جھگڑوں کو نکال دینے کیلئے کیں (کیا ایسا کرنے سے ہم خدا کے کلام کی مذمت کے مرتکب ہوئے ہیں) نہ کہ ناقابلِ برداشت بُرائیوں کے سیلاب کی رہنمائی کیلئے۔ پھر شاید یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس جوان اور نیک شہزادے چارلس (جس پر ہم خدا کے بعد سب سے زیادہ امید رکھتے ہیں) کی حکومت کمزور ہو کر ختم ہو جائے۔ میں انجیل سے بہت سی مثالیں دے سکتا ہوں جیسے فیراؤ، بے بیلون کا بادشاہ، اِسرائیل کا بادشاہ۔ جو ظاہر کرتے ہیں کہ جب انہوں نے اپنی عقل سے اپنی بادشاہت کو لڑائی جھگڑوں سے آزاد کروانا چاہا تو زمین پر کیسی صورتحال رونما ہوئی۔

غور کریں لوتھر نے کیا کہا:

(1) وہ یورپ کی مشترکہ طاقت کا سامنا کرنے سے پیچھے نہیں ہٹا؛ اس کی تاخیر کی وجہ توقعات کو ابھارنا اور اس کے الفاظ پر گہری توجہ مرکوز کرنا تھا۔

(2) اس نے کھلے دل سے تسلیم کیا کہ سوال میں نشاندہی کی گئی کتابیں میری ہیں۔ اِس طرح اس نے مسیحی دُنیا کی سربراہان کے ساتھ ایک سیدھی اور تصادمی ٹکراؤ کا ثبوت دیا۔

(3) اس نے بڑے صبر کے ساتھ اپنی کتابوں کا امتیاز سمجھایا اور نشاندہی کی کہ ان میں سے کسی پر تنقید کرنا ایک گناہ ہوگا۔

(4) اس نے مسرت کا اظہار کیا کہ اس کی تعلیم کی وجہ سے دُنیا میں خطرات، مخالفتیں اور فساد برپا ہوئے یہ درحقیقت معاشرے پر کلام کے ابتدائی اثرات ہیں۔ اور اس نے امن کیلئے خدا کے کلام کے خلاف سمجھوتا کرنے سے خبردار کیا۔

(5) لوتھر نے جوان بادشاہ اِس پر غور کرنے کیلئے اپنے ساتھ ملایا کہ وہ جنت میں بھی ایک بادشاہ رکھتا ہے اس نے اسے فیرو، بلشازر اور اسرائیل کے بہت سے گنہگار بادشاہوں کی یاد دلائی تاکہ اُسے اپنے انصاف میں بہتر ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کے مخالفین نے اپنا الفاظ نہ بدلے۔ وہ کسی بھی تفصیل کے بغیر ہاں یا نہ میں جواب چاہتے تھے۔

چونکہ تمہارے آقا اور سربراہان ایک سادہ جواب چاہتے ہیں اس لئے میں تفصیل کے بغیر جواب دوں گا۔ جب تک میں ان کتابوں اور ان کتابوں کی سادہ وجوہات (میں پوپوں کے یا ان کی بنائی ہوئی مجلس پر یقین نہیں رکھتا کیونکہ یہ واضح ہے کہ وہ اکثر غلطی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی تردید کرتے ہیں) سے جو میں نے پیش کیں متفق نہ ہوں کیونکہ میرا ضمیر خدا کے کلام کی گرفت میں ہے میں کسی چیز کو نہ ہی رد کر سکتا ہوں نہ ہی کروں گا کیونکہ اپنے ضمیر کے خلاف جانا نہ ہی بہتر ہے اور نہ ہی محفوظ۔ میں یہاں کھڑا ہوں میں کچھ اور نہیں کروں گا۔ خدا میری مدد کرے گا آمین!

ہسپانوی مشاہدہ کرنے والوں نے کہا کہ لوتھر نے تاریکی کے دور میں جرمن بہادروں کی طرح ہاتھ اوپر اٹھا کر کامیابی کا اشارہ دیا ہے۔ کچھ مشاہدہ کرنے والے چلائے ''اُس کو گولی مارو، اس کو گولی مارو'' پاک پیغمبری گرجا گھر کی کوششوں کے باوجود لوتھر کو زندہ نہیں جلایا گیا جیسا کہ صدیوں سے رومی گرجا گھر اولیاء کو قتل کرتے آئے ہیں۔ وہ مزید 25 سال لکھتا، ترجمہ کرتا اور ترتیب دیتا ہوا زندہ رہا۔ اِن تحریروں اور دوسرے مصلح کی تحریروں سے ایک چیز سامنے آئی کہ اصلاح کے اصُولوں کا عام طریقہ کیا ہے جیسے ایمان کے لحاظ سے علیحدہ، مسیح کے معیار کے مطابق رحمت سے نجات علیحدہ، خدا کا جلال علیحدہ۔ اور یہ اصول انتہائی اہم مسیحی سچائیاں ہیں جن کا مسیحی مخالفین نے ہزاروں سالوں سے گلا گھونٹے رکھا ہے۔ یہ وہ سچائیاں جن پر آجکل وہ آدمی حملہ آور ہیں جو مسیحی یا احتجاجی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اِن میں سے کچھ فرضی اصلاحی گرجا گھروں کے پادری ہیں۔

لیکن اصلاح کے اور بھی اصول ہیں جو اِن سے بھی زیادہ بنیادی ہیں جو کہ لوتھر کے خاتمہ تقریر میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ پہلے تو اس نے کتابوں کی قبولیت کو واضح طور پر بیان کیا۔ ''جب تک میں کتاب اور سادہ وجہ سے متفق نہ ہوں۔۔۔۔۔'' انجیل لوتھر کا واضح بالذات شروعاتی نقطہ، اس کے واحد اختیار ہے۔ اس نے اِس اصول کے متعلق بہت زیادہ بات کی اِس لئے سکرفٹ پرائزنگ کے نام سے جانا جانے لگا۔ اِس کے کچھ نقاط انجیل کے اصول متعارفہ کے متعلق ملتے ہیں (پہروں کی تعداد لوتھر کے کہے گئے پہروں کی تعداد کے برابر ہے جو اس کی تحریروں کا خلاصہ ہے)۔

ہمارے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ انجیل کے استعمال اور احترام کی تعریف کریں۔ یہ جاننا چاہئے کہ یہ مسیح کے تمام بیانات کی گواہی دیتی ہے۔ اور سب سے اونچی گواہی یہ ہے کہ یہ تمام معجزوں سے بڑھ کر ہے۔ مسیح نے یہ امر اِ پر ظاہر کیا ہے (لوقا 16: 29-31)۔۔۔۔ موت ہمیں دھوکہ دے سکتی ہے پر انجیل نہیں دے سکتی۔۔۔۔ پس مسیح اپنی ذات سے زیادہ اِس پر زور دینا چاہتا تھا۔ وہ یہ نہیں کہتا ہے کہ تم نے اس عورت کا یقین کیوں نہیں کیا جس نے تمہیں بتایا کہ میں پیدا ہوا ہوں؟ نہ ہی وہ کہ کہتا ہے کہ تم نے ان فرشتوں کا یقین کیوں نہیں کیا جنھوں نے میرے دوبارہ زندہ کیے جانے کی گواہی دی۔ وہ خود ہی انہیں کلام اور انجیل کی طرف راغب کرتا ہے (194)۔

اگر لوگ ہمارے سامنے دنیا میں موجود ہر قسم کی کتابیں رکھ دیں تو بھی ہم آدم، گناہ، موت اور گناہ کے اثرات کے متعلق وہ معلومات حاصل نہیں کر سکتے جو پاک انجیل ہمیں تعلیم دے سکتی ہے۔ اِس لئے ہمیں اِسے پڑھنا چاہیئے کیونکہ اِس کے ذریعے ہم تمام

رہتی دُنیا سے زیادہ فہم رکھیں گے۔ جو انجیل سے رجوع نہیں کرتا وہ کسی چیز کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ میں یہ کہوں گا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ مسیح نے پوپ کے فرمانبرداروں کو انجیل کو تاریک، خطرناک اور چراگاہ میں بہانے کا کیسا بھرپور بدلہ دیا۔ ارسطو مردہ بت پرستوں کو پڑھنے کو کہتا جن کی تحریروں میں کوئی سچائی (معلومات) نہیں تھی بلکہ ایک خالص تاریکی۔ اور جو میں کہتا تھا وہ ارسطو سے کہیں بہتر ہے۔ میں یہ کہوں گا اِن پہروں میں کہیں بھی وہ مکمل طور پر مردہ یا زہر آلود نہیں ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے تمام سکولوں کو مٹی میں مل جانا چاہیئے۔ اِن سے زیادہ آتشیں اور شیطانی کوئی نہیں جو اب تک زمین پر آئے اور آئیں گے (232)۔

ہمیں مشاہدہ کرنا چاہیئے کہ نبی نے انجیل کو اختیار کا ایسا وصف دیا ہے کہ ہم پر اس کے علاوہ کچھ اور قبول کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے جس میں اس کی تحقیق نہ کی گئی ہو۔۔۔۔۔ اِس طرح ہمیں تمام لاانجیلی بیانوں کو نظر انداز کرنا چاہیئے (259)۔

انجیل کو سمجھنا چاہیئے اسی روح کے ساتھ جس نے اسے لکھا۔ یہ روح پوری طرح اِن انجیلوں میں کہیں بھی نہ موجود ہے نہ ہی کارفرما ہے جو اس نے خود لکھیں۔ اِس لئے ہماری کوشش ہونی چاہیئے کہ اپنی توجہ آدمیوں کی تحریروں کی طرف مرکوز کرنے کے لئے انجیل کو ایک طرف نہ رکھیں۔ اِس کے برعکس آدمیوں کی تحریروں کو ایک طرف رکھ دیں۔ اور ہمیں صرف پاک انجیل پر مسلسل محنت کرنی چاہیئے۔۔۔ یا کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ جب خدا کا کہنا ان کی تردید کرتا ہے تو کون آخری منصف ہے؟ اِس معاملے میں انجیل کا انصاف معاملے کا فیصلہ کرے گا جو کہ انجیل کا پہلا مقام دینے کے علاوہ نہیں ہوسکتا۔۔۔ پس یہ خود سب سے زیادہ قابلِ اعتبار، سب سے زیادہ قابلِ فہم، سب سے واضح، خود اپنی ترجمان، گواہ، انصاف کرنے والی اور تمام آدمیوں کے تمام بیانات پر روشنی ڈالنے والی ہے۔۔۔۔ اِس لئے مسیحیوں کیلئے الہامی الفاظ کے علاوہ کوئی پہلے اصول نہیں ہونے چاہیئے؛ تمام انسانی الفاظ ان سے نکلے ہوئے نتائج ہیں اِس لئے انہیں واپس ان کی طرف لانا چاہیئے اور ان سے ثابت کرنا چاہیئے (267)۔

انجیل کے نظریات کو مان لیا جاتا اگر ہیرودیس نے اِسے کچھ کہے بغیر پیش کیا ہوتا بلکہ اِس کے ساتھ ساتھ قتل بھی کرتا۔ دوسری طرف آدمی کے نظریات ہیں جنہیں قبول نہیں کیا جاتا۔ حتیٰ کہ مقدس پطرس، مقدس پولوس یا ایک فرشتے نے اِسے پیش کیا اور ساتھ ہی ایک معجزے کی امید پیدا کی (277)۔

لیکن اصلاح کا ایک اور بھی اصول ہے جو انجیل کی وضاحت کا ایک حصہ ہے اور اِسے دوسرے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے: دلیل کے قوانین۔ غور کریں لوتھر نے پوپ اور اس کے مجلس کے اختیار کو نظر انداز کر دیا کیونکہ وہ ایک دوسرے کی تردید کرتے تھے "میں پوپ اور اس کی مجلس کے اختیارات پر یقین نہیں رکھتا کیونکہ یہ عیاں ہے کہ وہ اکثر غلطیاں کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی تردید کرتے ہیں"۔ اصلاحات اِس تضاد اور نظریاتی غلطی کو رد کرنے سے نہ کہ اِسے قبول کرنے سے شروع ہوئیں جو آجکل مصلح ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور غلط نظریات کو مانتے ہیں وہ اصلاح کے اِس اصول کو رد کرتے ہیں۔

جدید ماہرِ دینیات کے برعکس جو تضاد، غلطی، اختلاف، بھید اور پریشانی کو خدائی فیض، روحانیت اور خدا ترسی کی علامت تصور کرتے ہیں لوتھر نے تضاد کو غلطی کے طور پر رد کیا وہ (پوپ اور مجلس) اکثر غلطی اور ایک دوسرے کی تردید کرتے ہیں۔ یہ پڑھنے والے

کو بنیادی بات لگتی ہے کہ غلطی پر یقین نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن افراتفری میں جسے ہم عصر فلسفہ کہتے ہیں اِس بنیادی نقطہ سے انکار کیا گیا۔ مثال کے طور پر فلاسفر نیکولس وولٹر سٹوف جسے ہم عصر فلاسفی تحریک جس کا غلط نام ''اصلاحی علمیات'' کا مشترکہ (ایلون پلانٹنگا کے ساتھ) بانی تصور کیا جاتا ہے اس نے اپنی چھوٹی سی کتاب 'مذہب کی حدود کے اندر وجہ' (ایرڈمنز 1984) میں لکھا ''خدا جو چاہتا ہے کہ ہم یقین کریں اس میں سے کچھ شاید اُس کے اولاد ہونے کی وجہ سے ہمارے لئے موزون اور مناسب ہوتا ہے حالانکہ وہ سخت جھوٹ بول رہا ہوتا ہے'' (99)۔ تو قدامت پسند سوچ ہے کہ ممکن ہے کہ خدا اپنے آپ کو ظاہر کرنے کیلئے جھوٹ کا ذریعہ استعمال کرے۔ سچائی کا جدید مصلح ماہرِ دینیات اور فلسفہ دانوں نے خود ہی انکار کیا۔

اِن ماہرِ دینیات اور فلسفہ دانوں نے جس سے انکار کیا اُسے گورڈن کلارک نے ''سچائی کی اولیت'' کہا۔ اُس نے اِس خیال کی وضاحت اپنی کتاب ''مذہب، وجہ اور روح'' میں کی۔

سچائی کی اولیت کا مطلب ہوگا کہ ہمارے رضاکارانہ اعمال سچائی کے مطابق ہوں۔ بلاشبہ کبھی کبھار یہ نہیں ہوتے۔ اگر خدا کی عبادت کرنا اچھی بات ہے تو ہمیں ضرور اس کی عبادت کرنی چاہیئے۔ شاید ہم خدا کی عبادت نہ کرنے کا انتخاب کریں لیکن حقیقت میں سچائی ہماری سوچ سے بڑھ کر ہے۔ ایمان کا رضاکارانہ انتخاب اِس طرح معاملے کو بڑھاتا ہے۔ یا تو ہم سچائی کا یقین کر سکتے ہیں یا جُھوٹ کا۔ حقیقتاً دونوں طرح کا انتخاب پایا جاتا ہے۔ لیکن سچائی کی اولیت کا مطلب ہے کہ ہمیں سچائی پر لازماً یقین کرنا چاہیئے اور جھوٹ پر بالکل نہیں (105)۔

لوتھر نے تسلیم کیا جو بعد میں کلارک نے سچائی کی اولیت کے بارے میں کہا۔ کچھ ہم عصر فلسفہ دانوں نے نہیں تسلیم نہیں کیا۔ اس کے نظریات کے قوانین اور لاتضادیت کے اصُولوں کو تسلیم کرنے کی وجہ سے لوتھر نے لکھا:

انجیل کے پیرے جو ایک دوسرے کے خلاف ہوں اُن کو یقیناً ملانا چاہیئے اور اُسے کوئی مطلب دینا چاہیئے تاکہ وہ دوسرے کے شعور کے ساتھ متفق ہو سکے کیونکہ یہ یقینی ہے کہ اپنی ذات کے ساتھ غیر متفق نہیں ہو سکتی (220)۔

پاک انجیل یقینی طور پر دوسرے تمام کی تحریروں سے زیادہ صاف، واضح اور انتہائی مفصل ہے کیونکہ لکھت کو ٹھیک کرنے اور انتہائی قابلِ بھروسہ ہونے کے لحاظ سے تمام معلم اپنے بیانات پر اس سے گواہی حاصل کرتے ہیں اور وہ اس کی مدد سے اپنی تحریروں کو مستحکم اور واضح بناتے ہیں۔ اِس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم تمام معلموں کی تحریروں کے ساتھ انجیل کی طرف رجوع کریں اور اِس وسیلے سے اُن سے متعلقہ فیصلے کو حاصل کریں۔ کیونکہ زمین پر واحد انجیل ہی تمام تحریروں اور تعلیم کا سچا آقا اور سربراہ ہے (226)۔

میں نے یہ سیکھا ہے کہ صرف پاک انجیل کی پاکدامنی کو تھاموں۔ تمام دوسری تحریریں جو میں نے پڑھیں؛ یا سیکھیں یا شاید یہ پاک ہوں میں نہیں انجیل کی گواہی یا کسی اور وجہ کے بغیر نہیں کہتا کہ اُن کی تعلیم سچی ہے (264)۔

ابھی بھی اصلاحات کا ایک اور اصول باقی ہے جسے آج پوری طرح بُھلا دیا گیا ہے وہ نجی فیصلہ سازی کا حق ہے۔ جو گرجا گھر کی

روایات اور مختاری کا دفاع کرتے ہیں وہ ''لون رینجرز، کسمیٹکس، اور روم کے ظالموں کی انفرادی سوچ پر نفرت کا ڈھیر لگاتے ہیں۔ یورپ کی اجتماعی طاقتوں کے درمیان اکیلے کھڑے لوتھر نے کہا، ''میرا ضمیر خدا کے کلام میں محو ہے۔ میں کسی چیز سے نہ ہی پیچھے ہٹ سکتا ہوں نہ ہی ہٹوں گا کیونکہ ضمیر کے خلاف جانا نہ ہی صحیح ہے نہ ہی محفوظ''۔ ایسا کرنے میں وہ تقلید کر رہا تھا الیاس کی جس نے یہ سوچا کہ وہ اکیلا باقی رہ گیا ہے اور دانیل جس نے اکیلے ہی شیروں کا مقابلہ کیا اور بے بیلون کا حاکم بنا اور مسیح کی جو یہودیوں اور کفار رومیوں کے سامنے اکیلا کھڑا ہوا اور پولوس جس نے کہا کہ حساب کے وقت اس کے ساتھ کوئی کھڑا نہ ہوگا اور اتھاناسیس جس نے دوسرے تمام بشپوں کی مخالفت کی اور ویکلف اور ہس اور بہت سے دوسرے۔ خدا اکثر ایسے بہادر جوان پیدا کرتا ہے جو خدا کے کلام پر اکیلے ڈٹے رہتے ہیں اور بادشاہوں، مجلسوں اور پوپوں کا فیصلوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ گرجا گھر کی مختاری اور روایات کا دفاع کرنے والے اس قابل نہیں کہ ان کے جوتے چاٹے جائیں۔

لوتھر جمنی کرکٹ کا فلسفہ ''تمہارے ضمیر تمہاری رہنمائی کرے گا'' آگے نہیں بڑھا رہا تھا وہ بائبل کو اصولوں کو قائم کر رہا تھا کہ واحد انجیل ہی قابلِ اعتبار رہنما ہے اور یہ تمام انسانیت کا حق ہے کہ اپنی ذات کیلئے ان اصولوں کے مطابق جو انجیل میں موجود ہیں اِس کو پڑھے اور تجزیہ کرے۔ گرجا گھروں کے فادر کہلائے جانے والے کے بارے میں لوتھر نے لکھا ''انجیل کو انجیل کے برابر رکھا جانا چاہیئے۔ جو یہ کرسکتا ہے وہ بہترین فادروں میں سے بہتر ہے'' (268)۔ ان تمام لوگوں کو جو فادروں کی پوجا سے دُکھی ہیں آخری جملہ دوبارہ پڑھنا چاہیئے۔ لوتھر نے لکھا:

مقدس پطرس نے مسیحیوں، پادریوں، عوام الناس، مرد، عورت، جوان، بوڑھے اور ہر حالت کے لوگوں سے اِن الفاظ میں خطاب کیا۔ جس کے مطابق ہر مسیحی اپنے ایمان کی بنیاد اور وجہ جانے اور اِس کو قائم رکھنے اور دفاع کرنے کے قابل ہو۔ لیکن اِس وقت انجیل کا مطالعہ عوام الناس نے ممنوع کر دیا ہے۔۔۔۔

جب تم مرنے کے قریب ہو تو میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں گا نہ ہی پوپ۔ پھر اگر تم اپنی امید کی بنیاد نہیں جانو گے تو صرف یہی کہو گے: میں اسی پر ایمان رکھوں گا جس پر مجلس، پوپ اور فادروں نے ایمان رکھا۔ تب شیطان جواب دے گا: ہاں لیکن اگر وہ غلطی پر ہوں تو؟ تب شیطان جیت جائے گا اور تمہیں دوزخ کی طرف گھسیٹ کر لے جائے گا۔

اِس لئے ہمیں ضرور جاننا چاہیئے کہ ہم کس پر ایمان رکھتے ہیں اور خدا کا کلام کیا ہے نہ کہ پوپ اور فادر جو ایمان رکھتے ہیں یا کہتے ہیں۔ تمہیں کسی کی ذات پر بھروسہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ خدا کے روشن کلام پر (239)۔

بشپ، پوپ، عالم اور تمام کو تعلیم دینے کا اختیار ہے لیکن یہ بھیڑوں کو فیصلہ کرنا ہے کہ وہ کیا سکھا رہے ہیں اور مسیح کیا کہتا ہے اور کوئی اجنبی کیا کہتا ہے۔ اِس لئے ہمیں بشپوں اور مجلسوں کا آزاد چھوڑ دینا چاہیئے کہ وہ کیا فیصلہ کریں یا کیا تعمیر کریں۔ لیکن اگر ہمارے پاس خدا کا کلام ہے تو ہمیں یا انہیں یہ فیصلہ نہیں کرنا کہ کیا صحیح ہے یا کیا غلط ہے (270)۔

اِس ذاتی فیصلہ سازی کے حق سے بائبل کا مذہبی آزادی کا اصول اجاگر ہوتا ہے جس کی قرونِ وسطی کے تینوں مذاہب رومانیت،

اِسلام اور یہودیت نے بڑھ چڑھ کر مخالفت کی اور اکیسویں صدی میں ایک دوسرے سے جنگ کی حالت میں ہیں۔ یہ المیہ ہے کہ بہت سے لوگ جو مسیحی یا احتجاجی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں نے بھی مذہبی آزادی اور گرجا گھر اور ریاست کے اداروں کی علیحدگی کی مخالفت کی ہے۔ مسیحت ضمیر کی آزادی اور گرجا گھر اور ریاست کی علیحدگی لاگو کرتی ہے۔

مزید یہ کہ ہر کوئی جس پر یقین رکھتا ہے اپنی ذمہداری پر رکھتا ہے۔ وہ اپنی ذات کی تقویت کیلئے اس پر غور کرے کہ جس پر وہ یقین رکھتا ہے کیا وہ صحیح ہے۔ کوئی آدمی میرے لئے یقین کرے یا نہ کرے پھر دوزخ میں جائے یا جنت میں اور وہ مجھے ایمان یا کفر کی طرف راغب نہ کرے یا پھر وہ دوزخ یا جنت کے دروازے کھول یا بند کر سکتا ہے۔ یقین کرنا یا نہ کرنا ہر کسی کے ضمیر کا مسئلہ ہے اور یہ دنیاوی طاقت کو کم نہیں کرتی۔ اِس طاقت کو مطمئن کرنا چاہیئے اور اِسے اپنا کام کرتے رہنے دینا چاہیئے اور آدمی کو کسی چیز پر اپنی مرضی سے یقین کرنا یا نہ کرنا چاہیئے جتنی ان کی صلاحیت ہے یا سوچ ہے۔ اور کسی کو طاقت کے ذریعے مجبور نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ایمان انفرادی عمل ہے جس پر کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ یہ درحقیقت ایک خدائی عمل ہے جو روحانیت اور یقین سے کیا جاتا ہے۔ اِسے کوئی بیرونی طاقت پیدا نہیں کر سکتی۔

ایمان کسی پر زور نہیں ڈالتا کہ انجیل کو قبول کرو۔۔۔ لیکن تم پوپ کی غلطی دیکھو کہ وہ لوگوں پر زور دیتا ہے کیونکہ خداوند نے شاگردوں کو انجیل کی تعلیم دینے سے زیادہ کچھ حکم نہیں دیا۔ اور شاگردوں نے یہی کیا۔ انہوں نے انجیل کی تعلیم دی اور جنہوں نے چاہا اسے قبول کیا۔ اُنہوں نے یہ نہیں کہا کہ ایمان لاؤ یا میں تمہیں قتل کر دوں گا۔

دُنیا کے آخر میں انسان ان دونوں طاقتوں (گرجا گھر اور ریاست) کو ملا نہیں سکے گا جیسا کہ پرانے عہدنامے کے وقت یہودیوں کے درمیان ہوا۔ لیکن اگر ہمیں سچی انجیل اور سچے ایمان کو محفوظ رکھنا ہے تو اِن دونوں کو علیحدہ رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ سب مقابلے کیلئے آئے ہیں۔ انا بپٹسٹ، توما (میونزر)، پوپ اور تمام بشپ حکومت کرنا چاہتے تھے لیکن ان کے اختیار میں نہیں تھا۔ یہ تیچ شیطانی طریقہ ہے۔۔۔ شیطان یہ سب کام کرتا ہے۔ وہ کوئی چھٹی نہیں کرتا جب تک دونوں تلواروں کو ملا نہ دے (860)۔

ہمیں روحانی اور دُنیاوی طاقتوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنے آنا چاہیئے جیسے کہ زمین آسمان سے ہے کیونکہ پوپ نے اِس معاملے کو بہت بگاڑ دیا ہے اور دونوں طاقتوں کو ملا دیا ہے۔۔۔ .(861)

یہ اصلاحات کے اصول بھی ہیں جو زیادہ تر ان کو بھول گئے ہیں جو اپنے آپ کو مصلح کہتے ہیں۔ ہمیں "واحد" کو یاد رکھنا ہے اور دفاع کرنا ہے لیکن ہمیں بائبل کے منطقی مستقل مزاجی کے اصولوں، واحد انجیل، نجی فیصلہ سازی کا حق اور گرجا گھر اور ریاست کی علیحدگی کو بھی برابر یاد رکھنا ہے اور اِس کا دفاع کرنا ہے۔